فون ۴۴۹

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل ربوہ

یوم جمعہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت ۲۵ پیسے

جلد ۶۳/۲۸ | ۲۱ ذوالقعدہ ۱۳۹۴ھ ۔ ۶ فتح ۱۳۵۳ ہش ۔ ۶ دسمبر ۱۹۷۴ء | نمبر ۲۸۰

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۶ فتح۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ :-

بخار تو اُتر گیا ہے ابھی فلو اور کھانسی کی شکایت ہے اور طبیعت میں ضعف بھی ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور ایدہ اللہ کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

ربوہ ۶ فتح۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح دریافت کرنے پر محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب نے فرمایا ہے :-

"کل پسلی میں درد رہی اور ضعف کی شکایت بھی رہی"

احباب جماعت خاص توجہ اور درد و الحاح سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور آپ کی عمر میں بہت برکت ڈالے۔ آمین

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

جو لوگ تقویٰ اختیار کرتے ہیں خدا تعالیٰ خود اُن کا متولّی اور کفیل ہو جاتا ہے

وہ انکی ضروریات کو سمجھتا ہے اور اس طرح اُن پر فضل کرتا ہے کہ وہ خود حیران رہ جاتے ہیں

"اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وھو یتولی الصّالحین یعنی جو صلاحیت اختیار کرتے ہیں خدا تعالیٰ ان کا متولّی ہو جاتا ہے۔ انسان جو متولّی رکھتا ہے اس کے بہت بوجھ کم ہو جاتے ہیں۔ بہت ساری ذمّہ داریاں گھٹ جاتی ہیں۔ بچپن میں ماں بچّے کی متولّی ہوتی ہے تو بچّے کو کوئی فکر اپنی ضروریات کا نہیں رہتا وہ خود ہی اس کی ضروریات کی کفیل ہوتی ہے۔ اس کے کپڑوں اور کھانے پینے کے خود ہی فکر میں لگی رہتی ہے۔ اس کی صحت قائم رکھنے کا دھیان اسی کو رہتا ہے۔ اس کو نہلاتی اور دھلاتی ہے اور کھلاتی اور پلاتی ہے یہاں تک کہ بعض وقت اس کو مار کر کھانا کھلاتی ہے اور پانی پلاتی اور کپڑا پہناتی ہے۔ بچّہ اپنی ضرورتوں کو نہیں سمجھتا بلکہ ماں ہی اس کی ضرورتوں کو خوب سمجھتی اور اُن کو پورا کرنے کے خیال میں لگی رہتی ہے۔ اِسی طرح جب ماں کی تولیت سے نکل آئے تو انسان کو بالطبع ایک متولّی کی ضرورت پڑتی ہے۔ طرح طرح سے اپنے متولّی اور لوگوں کو بناتا ہے جو خود کمزور ہوتے ہیں اور اپنی ضروریات میں غلطاں ایسے ہوتے ہیں کہ دوسرے کی خبر نہیں لے سکتے۔ لیکن جو لوگ ان سب سے منقطع ہو کر اس قسم کا تقویٰ اور اصلاح اختیار کرتے ہیں اُن کا وہ خود متولّی ہو جاتا ہے اور ان کی ضروریات اور حاجات کا خود ہی کفیل ہو جاتا ہے۔ انہیں کسی بناوٹ کی ضرورت ہی نہیں رہتی وہ اس کی ضروریات کو ایسے طور سے سمجھتا ہے کہ یہ خود بھی اس طرح نہیں سمجھ سکتا۔ اور اس پر اِس طرح فضل کرتا ہے کہ انسان خود حیران رہتا ہے۔ گرنہ رستانی بہ ستم ے رسد والی نوبت ہوتی ہے لیکن انسان بہت سے زمانے پا لیتا ہے جب اس پر ایسا زمانہ آتا ہے کہ خدا اس کا متولّی ہو جائے یعنی اُس کو خدا تعالیٰ کی تولیت حاصل کرنے سے پہلے کئی متولیوں کی تولیت سے گزرنا پڑتا ہے جیسا کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے قُلۡ اَعُوۡذُ بِرَبِّ النَّاسِ۔ مَلِكِ النَّاسِ۔ اِلٰهِ النَّاسِ۔ مِنۡ شَرِّ الۡوَسۡوَاسِ الۡخَنَّاسِ الَّذِیۡ یُوَسۡوِسُ فِیۡ صُدُوۡرِ النَّاسِ۔ مِنَ الۡجِنَّةِ وَ النَّاسِ۔"

(ملفوظات جلد ہفتم صہ ۵۲، صہ ۵۳)

ضروری تحریک

(محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب ربوہ)

جلسہ سالانہ کے ایّام میں فضلِ عمر ہسپتال میں مریضوں کی تعداد بہت زیادہ ہوتی ہے۔ آجکل کی خشک سالی کے پیشِ نظر بیماریاں اور بھی زیادہ ہیں۔ مریضوں کی بھاری تعداد کے مدّنظر ہسپتال کے ڈاکٹر کافی نہیں۔ لہذا خاکسار احمدی ڈاکٹر صاحبان کی خدمت میں تحریک کرتا ہے کہ وہ جلسہ کے ایّام کے لئے اپنی خدمات پیش کریں۔ زیادہ رش ۲۵ دسمبر تا ۲۹ دسمبر ہوتا ہے لہذا ان ایّام کے لئے ڈاکٹر صاحبان ضرور اپنی خدمات پیش فرمائیں۔ احمدی سرجن ڈاکٹروں اور لیڈی ڈاکٹروں کی خدمت میں خاص طور پر گزارش ہے کہ وہ اپنی خدمات پیش فرمائیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

اعلان برائے توجہ لجنات اماء اللہ

اِس سال صنعتی نمائش خواتین جلسہ سالانہ پر نہیں لگائی جائے گی۔ لجنات کی اطلاع کے لئے یہ اعلان اِس لئے کیا جا رہا ہے تا وہ اس کی تیاری نہ کریں۔ (صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

ایک ضروری اعلان

جلسہ سالانہ قریب آگیا ہے دوستوں سے گزارش ہے کہ ازراہِ کرم چندہ جلسہ سالانہ کی ادائیگی کی طرف فوری توجہ فرمائیں۔

(ناظر بیت المال آمد ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۶ ماہ فتح ۱۳۵۳ ہش

روحانی حیات پر ایک زبردست اور محکم دلیل

قبل ازیں ہم قرآن مجید کی رُو سے اِس امر پر روشنی ڈال چکے ہیں کہ مومنوں کی روحانی حیات کا مدار اِس امر پر ہے کہ ان کا ایمان مسلسل بڑھتا اور مضبوط سے مضبوط تر ہوتا چلا جائے اور ایمان کی اِس ترقی پذیر کیفیت کے زیرِ اثر اعمالِ صالحہ بجا لانے میں ان کے ذوق و شوق اور ولولۂ عشق میں بھی برابر اضافہ ہوتا رہے۔ جس طرح جسمانی زندگی کا دارومدار دل کی مسلسل حرکت پر ہوتا ہے اسی طرح روحانی حیات منحصر ہوتی ہے ایمان اور اعمالِ صالحہ میں بلحاظ کیفیت مسلسل اضافے پر۔ جونہی ایمان اور اعمالِ صالحہ میں سکون اور ٹھہراؤ کی حالت رونما ہوتی ہے انسان پر روحانی موت وارد ہو جاتی ہے اِس لئے ایمان اور اعمالِ صالحہ کی بجا آوری میں ترقی کرتے چلے جانا ازبس ضروری ہوتا ہے۔

جہاں تک اِس امر کا تعلق ہے کہ آیا کسی شخص کو ایمان اور اعمالِ صالحہ کی بجا آوری میں ترقی کے زیرِ اثر روحانی حیات حاصل ہے یا نہیں، سو روحانی حیات کی اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ایک خاص علامت بیان فرمائی ہے۔ اگر کسی میں وہ علامت پائی جاتی ہو تو یہ اِس امر کا بیّن ثبوت ہوگا کہ وہ روحانی حیات سے مالا مال ہے اور جس میں وہ علامت مفقود ہو تو اس سے یہی سمجھا جائیگا کہ ایمان اور اعمالِ صالحہ کی بجا آوری میں اس کا قدم ترقی کی طرف نہیں ہے اور وہ روحانی حیات سے عاری ہوتا جا رہا ہے۔ آج ہم روحانی حیات کی اِس قرآنی علامت پر روشنی ڈالنا چاہتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے روحانی حیات کی اس علامت کا ذکر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے کیا ہے۔ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو ان کی قوم کی اصلاح کے لئے مامور کیا تو انہیں اپنی قوم کی گمراہی و ضلالت اور ان میں سرکشی و طغیان کی کثرت کے باعث انکی ناگفتہ بہ حالت کو دیکھ کر کسی قدر اچنبہ ہوا کہ یہ لوگ جو روحانی طور پر مُردہ اور سراسر بے جان نظر آتے ہیں میری آواز پر کس طرح کان دھریں گے اور کس طرح یہ محیّر العقول انقلاب رونما ہوگا کہ یہ موت کی آغوش میں سونے والے روحانی طور پر زندہ ہو کر حیاتِ ابدی کے وارث ٹھہریں۔ آپ کے دل میں اس استعجاب کے پیدا ہونے پر اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایک کشفی نظارہ دکھایا جس میں آپ نے دیکھا کہ آپ باری تعالیٰ سے ہمکلام ہیں اور اپنے اِس حیرت و استعجاب کا اظہار کرتے ہوئے کہہ رہے ہیں کہ اے میرے رب مجھے بتا کہ تُو ایک مُردہ قوم کو کس طرح زندہ کرتا ہے؟ اِس پر اللہ تعالیٰ نے ایک نہایت لطیف مثال دے کر آپ کو تسلّی دی کہ آپ کی قوم بھی ضرور زندہ ہوگی۔ چنانچہ فرمایا:-

فَخُذْ اَرْبَعَةً مِّنَ الطَّيْرِ فَصُرْهُنَّ اِلَيْكَ ثُمَّ اجْعَلْ عَلٰى كُلِّ
جَبَلٍ مِّنْهُنَّ جُزْءًا ثُمَّ ادْعُهُنَّ يَاْتِيْنَكَ سَعْيًا ؕ وَاعْلَمْ
اَنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۝ (البقرہ آیت ۲۶۱)

چار پرندے لے اور ان کو اپنے ساتھ سدھا لے۔ پھر ان میں سے ہر ایک کو ایک ایک پہاڑ پر الگ الگ رکھ دے۔ پھر انہیں بُلا۔ وہ تیری طرف تیزی سے چلے آئیں گے اور جان لے کہ اللہ غالب اور حکمت والا ہے۔

اِس مثال کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیمؑ کو یہ باور کرایا کہ تیری قوم یقیناً زندہ ہوگی اور ان کی زندگی کی علامت یہ ہوگی کہ ان کے اور تیرے درمیان محبت و عشق کا ایک ایسا تعلق استوار ہوگا کہ یہ پروانہ وار تجھ پر گریں گے اور جب بھی تُو میرے نام پر انہیں بُلائے گا وہ اس طرح دیوانہ وار تیری طرف دوڑے چلے آئیں گے جس طرح سدھے ہوئے پرندے اپنے مالک کی آواز پر بے تحاشہ اُڑتے ہوئے اس کے پاس جا پہنچتے ہیں۔ اِس طرح اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو تسلّی دی کہ بیشک آج تیری قوم تیری آواز پر کان دھرنے کے لئے تیار نہیں ہے لیکن تو قطعاً دل برداشتہ نہ ہو۔ تو انہیں حق کی طرف دعوت دیتا رہ۔ بالآخر ان میں سے کچھ نہ کچھ لوگ ضرور ایمان لے آئیں گے۔ اِس طرح جو لوگ ایمان لے آئیں تُو ان کی تربیت کر اور انہیں اِس طرح سدھا لے جس طرح لوگ پرندوں کو سدھا لیتے ہیں۔ پھر انہیں چاروں اطراف میں (چار پرندوں سے دراصل چار اطراف کی طرف اشارہ کرنا مقصود تھا) روانہ کر دے۔ وہ تیرے پیغام کو دوسروں تک پہنچائیں گے اور انہیں بھی اپنے رنگ میں رنگین کر لیں گے۔ اس تمام عرصہ میں ان کے اور تیرے درمیان عشق و محبّت کا ایسا تعلق قائم ہو چکا ہوگا کہ جب بھی تُو انہیں آواز دے گا وہ تیری طرف دوڑے چلے آئیں گے۔ اُس وقت بڑی سے بڑی رکاوٹ بھی ان کی راہ میں حائل نہ ہو سکے گی۔ وہ دیوانہ وار کھنچے چلے آئیں گے اور اس طرح تجھ پر نثار ہونے کے لئے گریں گے جس طرح پروانے شمع پر گرتے ہیں۔ ان کا اِس طرح تیری آواز پر دیوانہ وار دوڑے چلے آنا ان کے ولولۂ عشق کی ایک بیّن علامت ہوگا اور ان کی روحانی حیات پر ایک زبردست اور محکم دلیل کا کام دے گا۔

اللہ تعالیٰ کی بیان کردہ اِس نہایت لطیف تمثیل سے واضح ہوتا ہے کہ جہاں روحانی حیات کا مدار علیہ یہ امر ہے کہ ایمان اور اعمالِ صالحہ کی بجا آوری میں مسلسل اضافہ ہوتا رہے وہاں ایمان اور اعمالِ صالحہ کی بجا آوری میں مسلسل اضافہ کی بیّن علامت یہ ہے کہ امامِ وقت اور مرکز کے ساتھ اِس حد تک وابستگی پیدا ہو جائے کہ وہ وابستگی محبت و عشق کی صورت اختیار کر لے اور جب بھی انہیں خدا تعالیٰ کے نام کی تقدیس اور اس کے دین کی سربلندی کی خاطر مرکز میں آ جمع ہونے کے لئے بُلایا جائے تو وہ جذبۂ عشق کے زیرِ اثر دیوانہ وار دوڑتے ہوئے وہاں پہنچ جائیں۔ ان کا دوڑتے ہوئے وہاں جا پہنچنا ان کی روحانی حیات کی ایک بیّن علامت ہوگا اور اس حقیقت کو آشکار کرنے والا ہوگا کہ بحمد اللہ تعالیٰ ان کا ایمان نیز اعمالِ صالحہ کی بجا آوری کا ذوق و شوق اور ولولۂ عشق برابر بڑھ رہا ہے۔

پس روحانی حیات کی ایک زبردست اور محکم دلیل یہ ہے کہ جب بھی مومنوں کو اللہ تعالیٰ کے نام کی تقدیس اور دین کی سربلندی کے لئے بُلایا جاتا ہے تو وہ جذبۂ عشق کے زیرِ اثر دیوانہ وار کھنچے چلے آتے ہیں۔ حق بات یہ ہے کہ جذبۂ بے اختیار کے تحت وہ آئے بغیر رہ ہی نہیں سکتے۔ ایسے موانع تو پیش آ جائیں کہ جن کے ہوتے ہوئے سفر اختیار کرنا ان کے حدِ اختیار سے باہر ہو تو دوسری بات ہے ورنہ جہاں تک ان کے اختیار اور بس کا تعلق ہے ان کے لئے یہ ممکن ہی نہیں ہوتا کہ انہیں بُلایا جائے اور وہ لبیک کہتے ہوئے جا حاضر نہ ہوں۔ آواز ان کے کان میں پڑنے کی دیر ہوتی ہے اور وہ دیوانہ وار دوڑ پڑتے ہیں اور مرکز میں پہنچ کر ہی دم لیتے ہیں۔

بڑی عید پر ربوہ میں قربانی کرنیوالے احباب

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تحریک پر

(۱) جو احباب جماعت بڑی عید کے موقع پر ربوہ میں قربانی کروانا چاہتے ہیں ان کی خدمت میں التماس ہے کہ وہ قربانی کے لئے رقوم جلد از جلد بھجوا دیں تا قربانی کے جانور بروقت خریدے جا سکیں۔

- بکرے کی صورت میں ۱۲۰ روپے تا ۱۵۰ روپے۔
- حِصّہ گائے کی صورت میں ۵۰ روپے تا ۷۰ روپے فی حصّہ۔

(۲) جو احباب قربانی کے جانور جلسہ سالانہ کے انتظام کے سپرد کرنا چاہتے ہیں ان کی خدمت میں التماس ہے کہ وہ اِس بارہ میں جلد از جلد اطلاع بھجوائیں۔

نیز جانور ربوہ بھجوانے کا پختہ انتظام کر لیں۔ ۱۵ر دسمبر سے ۲۴ر دسمبر تک جس وقت سہولت ہو جانور ربوہ بھجوا دئے جائیں۔ (ناظر ضیافت)

جلسہ سالانہ کے موقع پر

عالمگیر زبانوں کا اجلاس

احباب جماعت احمدیہ کی اطلاع کے لئے یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ گزشتہ سال کی طرح امسال بھی جلسہ سالانہ کے مبارک موقع پر شعبہ تحریکِ جدید مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیرِ اہتمام مورخہ ۲۶ر دسمبر ۱۹۷۴ء کو بعد نماز مغرب و عشاء مسجد مبارک ربوہ میں عالمگیر زبانوں کا ایمان افروز اجلاس منعقد ہوگا جس میں دُنیا کے کونے کونے سے آنے والے احمدی احباب بیسیوں مختلف زبانوں میں خطاب فرمائیں گے۔ جو دوست اِس اجلاس میں شرکت کرنا چاہتے ہوں اور وہ کسی بھی ملکی یا غیر ملکی زبان میں دسترس رکھتے ہوں براہِ کرم خاکسار کو جلد از جلد اپنے اسماء سے مطلع فرمائیں نیز یہ بھی کہ وہ کس زبان میں تقریر کریں گے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

محمد اسلم قریشی
مہتمم تحریکِ جدید مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بدرسوم کے متعلق اسلامی تعلیم

(مکرم سید سجاد احمد صاحب خالد شاہد مربی سلسلہ احمدیہ)

اسلامی شریعت کی بنیاد تین اصولوں پر ہے:-

(۱) قرآن کریم (۲) سُنّتِ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم (۳) احادیث۔

اس لحاظ سے رسم اس عمل کو کہا جائیگا جس کا نہ قرآن مجید میں ذکر ہو نہ وہ سُنّتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہو نہ ہی اس کا حدیث میں ذکر ہو اور نہ وہ عمل خلفاء راشدین کے نمونہ یا عمل سے ثابت ہو اور کوئی شخص اس کو اس لئے نہ کرے کہ وہ ضروری ہے بلکہ اس لئے بجا لائے کہ اس کے باپ دادا ایسا کرتے چلے آئے ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے قبل عرب کے جاہل لوگ مختلف قسم کی بدرسومات میں مبتلا تھے اور ان رسوم کے طوقوں کو (جو انہوں نے اپنے ہاتھوں سے اپنی گردنوں میں ڈال رکھے تھے) دُور کرنے کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تاکہ توحید کا جھنڈا دنیا میں گاڑا جائے اور ان بدرسوم سے بنی نوع انسان کو نجات دیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام سُنّت اور بدعت میں فرق بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"اس وقت لوگوں نے سُنّت اور بدعت میں سخت غلطی کھائی ہے اور ان کو ایک خطرناک دھوکہ لگا ہوا ہے۔ وہ سنت اللہ اور بدعت میں کوئی تمیز نہیں کر سکتے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوۂ حسنہ کو چھوڑ کر خود اپنی مرضی کے موافق بہت سی راہیں خود ایجاد کر لی ہیں اور ان کو اپنی زندگی کے لئے کافی راہنما سمجھتے ہیں حالانکہ وہ ان کو گمراہ کرنے والی چیزیں ہیں۔ جب آدمی سنت اور بدعت میں تمیز کرے اور سنّت پر قدم مارے تو وہ خطرات سے بچ سکتا ہے لیکن جو فرق نہیں کرتا اور سُنّت کو بدعت کے ساتھ ملاتا ہے اس کا انجام اچھا نہیں ہو سکتا۔"

(ملفوظات جلد ۴ صفحہ ۴۶)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے جوں جوں بُعد ہوتا گیا لوگ قرآنِ پاک کی تعلیم پر عمل نہ کرنے کی وجہ سے رسم و رواج کے پھندوں میں گرفتار ہوتے گئے۔ اسلام برائے نام رہ گیا۔ شریعت پر لوگوں نے عمل کرنا چھوڑ دیا۔ ہندوؤں اور عیسائیوں کے ساتھ میل جول کی وجہ سے ان کے طور و طریق اپنا لئے اور اس کے نتیجہ میں وہ رسوم رائج ہو گئیں جن کا اسلام سے دُور کا بھی تعلق نہ تھا۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے عین مطابق موجودہ زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث کیا تاکہ آپ مسلمانوں کو ظلمت کی اتھاہ گہرائیوں سے نکالیں اور مخلوق کا تعلق اللہ تعالیٰ سے قائم کرائیں۔ چنانچہ وہ لوگ خوش نصیب ٹھہرے جو آپ پر ایمان لائے اور ظلمت سے نکل کر نور کے سایہ کے نیچے آ گئے۔ لیکن جب کوئی الٰہی سلسلہ ترقی کرتا ہے اور پھیلنے لگتا ہے تو نئے نئے لوگ بھی اس سلسلہ میں داخل ہوتے، اسے قبول کرتے اور اپنے ساتھ بہت سی کمزوریاں بھی لے آتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنی خلافت کے ابتدائی ایام میں ہی جماعت کو مخاطب کر کے فرمایا:-

"مَیں ہر گھر کے دروازہ پر کھڑا ہو کر اور ہر گھرانہ کو مخاطب کر کے بدرسوم کے خلاف اعلانِ جہاد کرتا ہوں اور جو احمدی گھرانہ آج کے بعد ان چیزوں سے پرہیز نہیں کرے گا اور ہماری اصلاح کی کوششوں کے باوجود اصلاح کی طرف توجہ نہیں دے گا وہ یاد رکھے کہ خدا اور اس کے رسولؐ اور اس کی جماعت سے نکال کر باہر پھینک دیا جائیگا جس طرح دُودھ سے مکھی۔ پس قبل اس کے کہ خدا کا عذاب کسی قہری رنگ میں آپ پر وارد ہو یا اس کا قہر جماعتی تعزیر کے رنگ میں آپ پر وارد ہو اپنی اصلاح کی فکر کرو اور خدا سے ڈرو اور اس دن کے عذاب سے بچو کہ جس دن کا ایک لحظہ کا عذاب بھی ساری عمر کی لذتوں کے مقابلہ میں ایسا ہی ہے کہ اگر یہ لذتیں اور عمریں قربان کر دی جائیں اور انسان اس سے بچ سکے تب بھی وہ سَودا مہنگا سَودا نہیں سستا سَودا ہے۔"

(خطبہ جمعہ ۲۳؍جون ۱۹۶۷ء)

رسوم کی مندرجہ ذیل موٹی موٹی قسمیں ہیں:-

(۱) مذہبی رسوم (۲) شادی بیاہ کی رسوم (۳) وفات سے متعلق رسوم۔ (۴) بچے کی پیدائش کی رسوم۔

وہ رسوم جو مذہب کے ساتھ تعلق رکھتی ہیں مندرجہ ذیل ہیں:-

قبر پرستی۔ قبروں پر عُرس منانا۔ میلاد کے وقت کھڑا ہونا۔ نماز کے بعد ہاتھ اُٹھا کر دُعا مانگنا۔ گنڈے تعویذ کرنا۔ محرّم کی نیاز وغیرہ۔

قبروں پر عُرس لگائے جاتے ہیں اس کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"شریعت تو اس بات کا نام ہے کہ جو کچھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دیا ہے اسے لے لے اور جس بات سے منع کیا ہے اس سے ہٹے۔ اب اس وقت قبروں کا طواف کرتے ہیں۔ ان کو مسجد بنایا ہوا ہے۔ عُرس وغیرہ ایسے جلسے نہ منہاج النبوۃ ہے نہ طریقِ سنّت۔" (ملفوظات جلد ۵ صفحہ ۱۶۵)

گنڈے تعویذ:-

ایک شخص نے اپنی کچھ حاجات تحریری طور پر پیش کیں۔ حضرت اقدس علیہ السلام نے پڑھ کر فرمایا کہ "اچھا ہم دعا کریں گے"۔

اس پر وہ شخص بولا کہ حضور! تعویذ نہیں کیا کرتے؟ فرمایا:-

"تعویذ گنڈے کرنا ہمارا کام نہیں۔ ہمارا کام تو صرف اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کرنا ہے۔"

(ملفوظات جلد ۱۰ صفحہ ۲۰۳)

محرّم کی نیاز:-

بعض لوگ ماہ محرّم کی دسویں کو خاص اہتمام سے صدقہ و خیرات کرتے ہیں اس سلسلہ میں فرمایا:-

"ایسے کاموں کے لئے دن اور وقت مقرر کر دینا ایک رسم ہے اور بدعت ہے اور آہستہ آہستہ ایسی رسمیں شرک کی طرف لے جاتی ہیں۔ پس اس سے پرہیز کرنا چاہیئے کیونکہ ایسی رسموں کا انجام اچھا نہیں۔" (ملفوظات جلد ۹ صفحہ ۲۱۳)

۲۔ وہ رسوم جن کا تعلق شادی بیاہ سے ہے:-

عمومی طور پر شادی بیاہ کے موقعہ پر جھوٹے وقار کی خاطر نمائشی مہر باندھے جاتے ہیں۔ جہیز کی نمائش کی جاتی ہے۔ ناچ گانا یا رقص وغیرہ کی جاتی ہے۔ مہندی کی رسم منائی جاتی ہے اور اس بات کی توقع رکھی جاتی ہے کہ لڑکی والے دعوت کریں۔ بعض اوقات زیور اور جہیز کا مطالبہ کیا جاتا ہے۔

نمائشی مہر:-

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:-

"یاد رکھیں مہر دینے کے لئے ہوتا ہے۔ اسلام اس قسم کی نمائش کو جو دھوکا کا موجب ہو ہرگز جائز نہیں رکھتا۔ پس جو لوگ صرف دوسروں کو دکھلانے کے لئے بڑے بڑے مہر باندھتے ہیں اور ادا نہیں کرتے گناہگار ہیں اور جو اپنی حیثیت سے کم باندھتے ہیں وہ بھی گنہگار ہیں۔ صحابہؓ کے طریق عمل سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ پہلے ہی ادا کر دیتے تھے۔ پس ایسا ہی کرنا چاہیئے۔ ہاں اگر کوئی ایک دفعہ سارا نہ ادا کر سکے تو کچھ مدت میں ادا کرے لیکن ادا ضرور کرے۔"

(الفضل ۵؍جنوری ۱۹۲۷ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مہر کے متعلق قیمتی مشورہ

مہر کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کا نہایت قیمتی مشورہ فرماتے ہیں:۔

"میں نے مہر کی قیمتیں چھ ماہ سے ایک سال تک کی آمد کی ہے یعنی مجھ سے اگر مہر کے متعلق مشورہ کرے تو میں یہ مشورہ دیا کرتا ہوں کہ اپنی چھ ماہ کی آمد سے ایک سال کی آمد بطور مہر مقرر کردو اور یہ مشورہ میرا اس امر پر مبنی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے الوصیت کے قانون میں دسویں حصہ کی شرط رکھوائی ہے گویا اسے بڑی قربانی قرار دیا ہے۔ اسی بناء پر میرا خیال ہے کہ اپنی آمد کا دسواں حصہ باقی اخراجات کو پورا کرتے ہوئے مخصوص کر دینا معمولی قربانی نہیں بلکہ ایسی قربانی ہے کہ جس کے بدلہ میں ایک شخص کو جنت کا وعدہ دیا گیا اس حساب سے ایک سال کی آمد ہو گویا متواتر دس سال کی آمد کا دسواں حصہ ہوتا ہے بیوی کے مہر میں مقرر کر دینا مہر کی غرض کو پورا کرنے کے لئے کافی ہے بلکہ میرے نزدیک انتہائی حد ہے"

(الفضل ۱۲ دسمبر ۱۹۲۰ء)

جہیز کی نمائش

ایک بدرسم جہیز کی نمائش کرنا ہے جس کا دوسروں پر اثر پڑتا ہے۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔

"لڑکیاں جب اپنی سہیلیوں کے جہیز وغیرہ کو دیکھتی ہیں تو پھر وہ بھی اپنے والدین سے ایسی ہی اشیاء لینی چاہتی ہیں اور اس طرح کی نمائش گویا جذبات کو صدمہ پہنچانے والی چیزیں بن جاتی ہیں۔ جو کچھ بھی دیا جائے بکسوں میں بند کر کے دیا جائے۔"

(رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۴۷ء صفحہ ۲۱)

ناچ گانا۔ آتشبازی

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا:۔

"ہماری قوم میں یہ بھی بدرسم ہے کہ شادیوں میں صدہا روپیہ فضول خرچ ہوتا ہے۔ سو یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ شیخی اور بڑائی کے طور پر برادری میں بھاجی تقسیم کرنا اور اس کا دینا اور کھانا دونوں باتیں عندالشرع حرام ہیں اور آتشبازی چلانا اور رنڈیوں۔ ڈوم ڈھاریوں کو دینا حرام مطلق ہے ناحق روپیہ ضائع ہوتا ہے اور گناہ سر پر چڑھتا ہے سو اس کے علاوہ شرع شریف میں تو صرف اتنا حکم ہے کہ نکاح کرنے والا بعد نکاح کے ولیمہ کرے یعنی چند دوستوں کو کھانا پکا کر کھلا دے۔"

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۴۶)

۳۔ تیسرے درجہ پر رسومات ہیں جو موت فوت کے موقعہ پر کی جاتی ہیں کسی عزیز کی وفات پر عمومی طور پر اونچی آواز سے رویا جاتا ہے۔ جزع فزع کی جاتی ہے۔ نازیبا الفاظ منہ سے نکالے جاتے ہیں۔ حتیٰ کہ بعض بدبخت لوگ اللہ جل شانہٗ کے متعلق گستاخانہ کلمات کہہ جاتے ہیں۔ حالانکہ یہ سب ایسی باتیں ہیں جن سے ایمان کے ضائع ہو جانے کا اندیشہ ہوتا ہے۔

قرآن پاک کا یہ حکم ہے کہ اگر کوئی رشتہ دار یا قریبی یا کوئی اور عزیز اس دار فانی سے کوچ کر جائے تو

بَشِّرِ الصّٰبِرِیْنَ الَّذِیْنَ
اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِیْبَةٌ
قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَیْهِ
رٰجِعُوْنَ۔

(سورہ البقرہ رکوع ۱۹)

صرف اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَیْهِ رٰجِعُوْنَ کہتے ہیں اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ایسے صابر لوگوں کو بشارت دیدے کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے ساتھ راضی رہتے ہیں۔

پس قرآن مجید کی اس آیت سے پتہ چلتا ہے کہ اونچی آواز سے رونا منہ پر ہاتھ مارنا۔ سر میں راکھ ڈالنا کئی کئی دنوں تک سوگ منانا یہ تمام باتیں عندالشرع حرام اور ناجائز ہیں اور صدمہ اور دکھ کے وقت صبر دکھانے کے خلاف ہیں۔

رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کا واقعہ ہے کہ ایک دفعہ حضرت سرور کائنات احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ قبرستان کے پاس سے گذر رہے تھے کہ آپ نے دیکھا ایک عورت قبر پہ جزع فزع کر رہی ہے اور اونچی آواز سے رو رہی ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مائی صبر سے کام لو وہ عورت بغیر دیکھے کہنے لگی اگر تمہارا لڑکا فوت ہوا ہوتا تو میں دیکھتی تم کیا کرتے۔ بعد میں جب اس عورت کو پتہ چلا کہ یہ تو محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تھے تو بھاگی ہوئی آپ کے پیچھے آئی اور عرض کیا یا رسول اللہ میں صبر کرتی ہوں رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اب نہیں

اَلصَّبْرُ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْاُوْلٰی

یعنی صبر اس چیز کا نام ہے کہ صدمہ کے ابتداء میں کسی قسم کی جزع فزع نہ کی جائے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"ماتم کی حالت میں جزع فزع اور نوحہ یعنی سیاپا کرنا اور چیخیں مار کر رونا اور بے صبری کے کلمات منہ پر لانا یہ سب ایسی باتیں ہیں جن کے کرنے سے ایمان کے جانے کا اندیشہ ہے اور یہ سب رسمیں ہندوؤں سے لی گئی ہیں اگر رونا ہو تو صرف آنکھوں سے آنسوؤں کا بہانا جائز ہے اور جو اس سے زائد ہے وہ شیطان سے ہے۔"

(اشتہار بغرض تبلیغ و انذار)

قُل خوانی کے متعلق فرمایا:۔

"دین تو ہم کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ملا ہے اس میں ان باتوں کا نام تک نہیں۔ صحابہ کرامؓ بھی فوت ہوئے۔ کیا کبھی کسی کے قل پڑھے گئے۔ صدہا سال کے بعد اور بدعتوں کی طرح یہ بھی ایک بدعت نکل آئی ہے۔"

(ملفوظات جلد ۶ صفحہ ۲۹)

اسی طرح چہلم۔ قبر پہ پھول چڑھانا اور دیئے جلانا۔ ختم قرآن اور اسقاط یہ سب رقوم بدعتیں ہیں۔

قبر پہ دیئے جلانے کے متعلق رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:۔

لَعَنَ اللّٰهُ زَائِرَاتِ
الْقُبُوْرِ وَالْمُتَّخِذِیْنَ
عَلَیْهَا الْمَسَاجِدَ وَالسُّرُجَ

(ترمذی)

یعنی اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگوں پر جو قبروں پر جا کر سجدے کرتے دیئے روشن کرتے ہیں لعنت بھیجی ہے۔

اسی طرح منہ پر تھپیڑا مارنے والے کے متعلق سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

مَنْ لَطَمَ الْخُدُوْدَ وَ
شَقَّ الْجُیُوْبَ فَلَیْسَ مِنَّا

یعنی جس نے سیاپا کیا منہ پر ہاتھ مارے اور گریبان کو پھاڑا۔ وہ ہم سے نہیں ہے

اسی طرح موت پہ مختلف قسم کے کھانے پکائے جاتے ہیں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں

"سیاپا کرنے کے دنوں میں بے جا خرچ بھی ہوتے ہیں۔ حرام خور شیطان کی بہنیں جو دور دور سے سیاپا کرنے آتی ہیں اور مکر و فریب سے منہ ڈھانک کر اور بھینسوں کی طرح ایک دوسرے سے ٹکرا کر چیخیں مار کر روتی ہیں اور ان کو اچھے اچھے کھانے کھلائے جاتے ہیں اور اگر مقدور ہو تو اپنی شیخی اور بڑائی جتانے کے لئے صدہا روپے کا پلاؤ اور زردہ پکا کر برادری میں تقسیم کیا جاتا ہے تا لوگ واہ واہ کریں کہ فلاں شخص نے مرنے پر اچھی کرتوت کر دکھلائی اچھا نام پیدا کیا سو یہ سب شیطانی طریق ہیں ان سے توبہ کرنا لازم ہے۔"

(الحکم جلد ۶ صفحہ ۲۶ ۱۰ جولائی ۱۹۰۲ء)

۴۔ "بچہ کی پیدائش کی رسوم"

بچہ کی ولادت پر خوشی ایک فطرتی جذبہ ہے اس موقعہ پر مسنون طریق یہ ہے کہ بچہ کے دائیں کان میں اذان کہی جائے۔ بائیں کان میں تکبیر کہی جائے ساتویں دن عقیقہ کیا جائے یعنی بال منڈوائے جائیں اور اس دن ختنہ کرنا بھی بہتر ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ نے توفیق دی ہے لڑکا ہو تو دو بکرے اور لڑکی ہو تو ایک بکرا ذبح کیا جائے۔

ان تمام باتوں کے علاوہ ڈھول ڈھمکا اور گانا بجانا ناجائز ہیں۔

مشرکانہ نام سے اجتناب

بعض اوقات بچے کا ایسا نام رکھا جاتا ہے جو کہ صفاتی لحاظ سے اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک ٹھہرانے کے مترادف ہوتا ہے۔ مثلاً پیراں دتا وغیرہ اس قسم کے نام رکھنا اسلامی تعلیم کے خلاف ہے۔

سالگرہ منانا

ایک اور بدرسم یہ ہے کہ بچہ جب ایک سال کا ہوتا ہے تو بڑے اہتمام کے ساتھ اس کی سالگرہ منائی جاتی ہے کئی دنوں کا اہتمام کیا جاتا ہے اور امیر گھرانوں میں اس کے ساتھ اچھی خاصی پارٹی کی دعوت بھی کی جاتی ہے یہ محض ایک بدرسم ہے۔ ایسے موقعہ پر بہترین طریق دعا اور صدقہ و خیرات ہے۔ (باقی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بندھن - محافظِ جوانی - جملہ شکایات کا شافی علاج - قیمت ۵/- - ناصر دواخانہ گول بازار ربوہ فون ۵۳۴

چائے نوشی کے نقصانات

(مکرم کیپٹن ڈاکٹر محمد رمضان صاحب پنشنر ربوہ)

چائے ایک نشہ آور دوائی ہے جو بیماروں کو طبی ہدایات کے ماتحت دی جاتی ہے۔ تندرست افراد کا اس سے کوئی تعلق نہیں ہونا چاہیئے سوائے اس کے کہ وہ خود اس کے عادی بن کر بیماروں میں شامل ہو جائیں۔

چائے SPORIFIC ادویات میں شامل ہے۔ یعنی پہلے نشاط پیدا کرتی ہے بعد میں سستی، کاہلی اور خود فراموشی وغیرہ۔ جن لوگوں کا خیال ہے کہ چائے طبعی مشروبات میں شامل ہے جو گرم پانی کے بکبکا پن کی مصلح ہے' ان کا یہ خیال درست نہیں ہے۔ گرم پانی کا بکبکا پن تو گرم کرتے وقت فالتو آکسیجن گیس کے نکل جانے کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے اور چائے آکسیجن کا کام نہیں دیتی بلکہ گرم پانی میں چائے کے نشہ آور اجزاء بکبکا پن محسوس نہیں ہونے دیتے۔

سستی، کاہلی اور خود فراموشی وغیرہ کے علاوہ چائے کی وجہ سے چونکہ طبیعت میں جذبات کے دبانے کی طاقت کمزور ہو جاتی ہے اس لئے چائے کا عادی شخص غصہ کا بھی شکار ہو جاتا ہے۔

چائے کی صرف خوشبو (AROMA) جائز ہے جیسے چائے کی پتی کو گرم پانی میں صرف تین منٹ تک رکھنے سے حاصل کیا جا سکتا ہے۔ زیادہ دیر تک رکھنے سے چائے کے نشہ آور اجزاء پانی میں حل ہو جائیں گے اور چائے پینے والا شخص رفتہ رفتہ اس کا عادی بن جائے گا جسے پھر وہ اسے چھوڑ نہیں سکے گا۔

دوسرے نشوں کی طرح چائے کے دل پر اثر کی وجہ سے یہاں بھی کئی اموات واقع ہوئی ہیں۔ بعض کو میں نے بروقت انتباہ بھی کیا لیکن افسوس ہے کہ وہ اس سے فائدہ نہ اٹھا سکے اور جلدی فوت ہو گئے۔

چائے کے متعلق حضرت المصلح الموعودؓ کی مثال ہی بہتر ہے یعنی گو حضور بچپن کی عادت کی وجہ سے اسے کلی طور پر چھوڑ نہ سکے لیکن اس کے نقصانات کی وجہ سے اس کے خلاف وعظ شروع کر دیا اور تفسیر کبیر میں بھی لکھا۔ (جلد ۶ جزو چہارم صفحہ ۲۸۴ اور ۲۸۵)

نیز تحریر فرمایا:-

"جس کی طبیعت میں غصہ و طیش پیدا ہو جاتا ہے وہ بڑی سے بڑی نیکیوں سے محروم ہو جاتا ہے اور بڑے بڑے گناہوں پر آمادہ ہو جاتا ہے" (تفسیر کبیر سورہ بقرہ صفحات ۲۶۵ سے ۲۶۷)

ستم بالائے ستم یہ ہے کہ بچوں کو جب چائے پلائی جاتی ہے تو وہ دودھ پینا چھوڑ دیتے ہیں کیونکہ اس میں چائے کا سُکر (نشہ) نہیں ہوتا۔ پھر مائیں دودھ میں چائے کا پانی یا تھوڑی سی اس کی پتی ڈال کر دیتی ہیں اور اس طرح انہیں بچپن سے ہی نشہ کا عادی بنا دیتی ہیں۔

درخواستِ دعا

۱- خاکسار پچھلے پانچ سال سے دردِ گردہ میں مبتلا ہے۔ اسی دوران میں ایک بار آپریشن بھی کروا چکا ہوں جس کے نتیجہ میں دو عدد پتھری نکلیں۔ اب پھر دوبارہ گردہ میں پتھری پیدا ہو گئی ہے اور ڈاکٹروں نے آپریشن تجویز کیا ہے۔ آجکل درد شدید قسم کا ہوتا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے میری اس بیماری کو دور فرمائے۔ آپریشن کو کامیاب بنائے اور میری ذہنی اور مالی مشکلات کو دور فرمائے۔ (شیخ ممتاز رسول دار البرکات ربوہ)

۲- عاجز غریب عمر رسیدہ اور عیالدار ہے۔ ایک لمبے عرصہ سے بیمار چلا آ رہا ہے۔ آج کل جسم میں دردوں، بخار، کھانسی نزلہ اور سر میں چکروں کی وجہ سے تکلیف میں ہے اور گھر میں سخت مالی پریشانیاں ہیں۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھ کو ان بیماریوں سے نجات بخشے، میری مشکلات کو آسانیوں میں بدل دے اور انجام بخیر کرے۔ آمین

(عبد الرحمٰن مہاجر احمدی ڈسکہ خاص وارڈ ۵ مکان ۱۱۸۸ ڈسکہ ضلع سیالکوٹ)

سردیوں کا تحفہ

شربت خانہ ساز - نزلہ زکام کھانسی کیلئے گرم پانی یا چائے میں استعمال کریں۔

بیوٹی لوشن - چہرہ کی خوبصورتی کیلئے۔

کاجل نور بصر - آنکھوں کی صحت و صفائی کیلئے تحفہ۔

دواخانہ خدمتِ خلق ربوہ

(۲۳) پُرانی اور "لاعلاج" امراض کی ادویات کے نتائج (۲۳)

مکرم جناب احمد دین واہلہ بی۔اے۔بی۔ٹی موضع ننگل واہلہ تحصیل نارووال نے لکھا —

"بے بی ٹانک (BABY TONIC) بچے کو استعمال کراتا رہا بہت مفید پایا"

بیماری کا نام لکھ کر متعلقہ دوا (لٹریچر و نمونہ مفت) طلب کریں۔ قیمت ۳/-

ڈاکٹر راجہ ہومیو انیڈ کمپنی ربوہ فون ۶۰۶/۶۰۷

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے!

حب مقوی اعصاب

اعصاب کو طاقت دیتی ہیں۔ فالج، لقوہ، کسی عضو کا کمزور یا سُن ہونا۔ جوڑوں کا درد۔ اعصابی درد اور سوء ہضم کی وجہ سے اختلاج قلب میں مفید ہیں۔ چالیس گولیاں ۵/- روپے۔ سو گولیاں ۱۰/- روپے

المنار دواخانہ ربوہ

خالص ہومیوپیتھک و بایوکیمک

ہر قسم ۱x-۲x-۳۰ تا ۵۰۰ لاکھ اور معلوماتی ہومیوپیتھک مناسب نرخوں پر حاصل کرنے کیلئے رحمت بازار ربوہ میں تشریف لائیں

شاہ ہومیوپیتھک سٹورز اینڈ ہسپتال ربوہ

خورشید یونانی دواخانہ

اور

مطب حکیم خورشید احمد ممتاز الاطباء رجسٹرڈ طبیب درجہ A

گولبازار ربوہ

اپنی جملہ طبی ضروریات و طبی مشورہ کیلئے دواخانہ اور مطب کی طرف رجوع فرمائیں!

مینجر خورشید یونانی دواخانہ و مطب گول بازار ربوہ فون ۵۲۸

دُعائے مغفرت

میرے خسر محترم میاں جان محمد صاحب آف احمد نگر جو مکرم میاں دین محمد صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام آف مکھو وال ضلع انبالہ کے بڑے فرزند تھے بقضائے الٰہی مورخہ ۳ دسمبر کو بوقت نماز فجر احمد نگر میں انتقال کر گئے ہیں۔ اِنّا للہ و اِنّا الیہ راجعون۔

مرحوم نہایت خاموش طبع اور مرنجان مرنج طبیعت کے مالک تھے اور آپ کی شرافت کا اثر سب احمدی احباب اور غیر از جماعت دوستوں پر تھا۔ مرحوم کی نماز جنازہ ۴ دسمبر کو مکرم مولانا ابو العطاء صاحب نے گولبازار ربوہ میں پڑھائی جس میں کثرت سے احباب شریک ہوئے۔ بعد ازاں آپکو ربوہ کے عام قبرستان میں دفن کیا گیا جہاں قبر تیار ہونے پر مکرم مولوی بشارت احمد صاحب بشیر نے دعا کرائی۔

وفات کے وقت مرحوم کی عمر ۷۵-۷۶ سال کے لگ بھگ تھی اور تدفین کے وقت آپ کے پانچ بچوں میں سے چار بروقت پہنچ گئے تھے۔ مرحوم نے اپنے پیچھے متعدد پوتے پوتیاں اور نواسے نواسیاں چھوڑے ہیں۔

احباب جماعت سے التجا ہے کہ وہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے مرحوم کی مغفرت فرمائے، ان کے درجات بلند کرے اور پسماندگان کا ہر طرح حافظ و ناصر ہو۔ آمین

(محمد اسحٰق صوفی عفی عنہ سابق مبلغ افریقہ حال مربی انچارج ضلع شیخوپورہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آئینۂ ایام:-

بعض خبروں کا خلاصہ

• حادثوں میں سوا افراد مجروح

وزیر آباد ۴ر دسمبر۔ حال ہی میں جی ٹی روڈ پر دھونکل ضلع گوجرانوالہ کے نزدیک بارش کی وجہ سے سڑک پر پھسلن کے نتیجہ میں ایک مسافر بس اور ایک ٹرک کے اُلٹ جانے سے تقریباً ایک سو افراد شدید طور پر مجروح ہو گئے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ راولپنڈی سے لاہور جاتی ہوئی بس کے اُلٹنے سے ۶۰ افراد اور ٹرک کے اُلٹنے سے تقریباً چالیس افراد مجروح ہوئے۔

(روزنامہ "نوائے وقت" لاہور ۵ر دسمبر ۷۴ء ص۱)

• شدید سردی سے دس افراد جاں بحق

لائلپور ۴ر دسمبر۔ بارش کے باعث شدید سردی کی جو لہر آئی ہے اس سے گزشتہ ۴۸ گھنٹوں میں لائلپور میں سات افراد جاں بحق ہو گئے۔ ہلاک ہونے والوں میں تین بچے بھی شامل ہیں۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ سردی سے جڑانوالہ میں بھی تین افراد ہلاک ہو گئے ہیں۔

(نوائے وقت ۵ر دسمبر ۷۴ء ص۸)

• قبرستان سے بارہ من شراب برآمد

لائلپور ۴ر دسمبر۔ مبیّنہ طور پر ایک شخص عبدالرشید نے بارہ من شراب قبرستان میں مختلف ڈرموں میں رکھی ہوئی تھی۔ اسے آبکاری ایکٹ کے تحت گرفتار کر لیا گیا ہے۔

(نوائے وقت ۵ر دسمبر ۷۴ء ص۸)

• مُردہ بھینس کے گوشت کی فروخت

بھلوال ۴ر دسمبر۔ ٹاؤن کمیٹی بھلوال کے سیکرٹری راؤ عبدالحمید نے غلّہ منڈی بھلوال کے ایک قصاب نذیر کی دکان پر چھاپہ مار کر مُردہ بھینس کا گوشت فروخت کرتے ہوئے پکڑ کر پولیس کے حوالے کر دیا۔ اس واقعہ سے شہریوں میں سخت تشویش پیدا ہو گئی ہے اور انہوں نے اعلیٰ حکام سے مطالبہ کیا ہے کہ ایسا مکروہ دھندا کرنے والے عوام دشمن افراد کے خلاف سخت کارروائی کی جائے۔

(مساوات ۵ر دسمبر ۷۴ء ص۱۲)

• ہزاروں من گندم تباہ

کراچی ۴ر دسمبر۔ موسم کی پہلی بارش سے بندرگاہ پر پڑی ہوئی ہزاروں من گندم تقریباً مکمل طور پر تباہ ہو گئی ہے۔ یہ گندم بوریوں میں بند نہیں تھی۔ بندرگاہ کے ذرائع کے مطابق بندرگاہ پر ہزاروں ٹن گندم پڑی ہے جس کا ایک چوتھائی حصہ بوریوں میں بند نہیں کیا گیا اور وہ کھلے آسمان کے نیچے پڑی ہے۔ بوریوں میں بند گندم کو جزوی طور پر نقصان پہنچا ہے۔

(نوائے وقت ۵ر دسمبر ۷۴ء ص۱)

• اسلامی کونسل کے اراکین کا کردار

کمپالا۔ یوگنڈا کے صدر عدی امین نے ملک کی اعلیٰ اسلامی کونسل کے تمام تین سو ارکان کو خبردار کیا ہے کہ اگر وہ اپنی حرکتوں سے باز نہ آئے تو انہیں برطرف کر دیا جائیگا صدر عدی امین نے ان ارکان پر الزام عائد کیا ہے کہ وہ دین کی بجائے لڑکیوں کو دوست بنانے اور قیمتی کاروں کو ترجیح دیتے ہیں۔ انہوں نے اپنے بیان میں کہا ہے کہ وہ کونسل کے تمام ارکان کو تبدیل کر دیں گے۔ اسلامی کونسل یوگنڈا میں مسلمانوں کے تمام معاملات سے عہدہ برآ ہوتی ہے۔ صدر عدی امین نے کہا ارکان کی بھاری تعداد اپنے فرائض پورے کرنے کی بجائے امیرانہ ٹھاٹھ باٹھ رکھنے، بھاری تنخواہیں وصول کرنے اور قیمتی کاریں خریدنے میں مصروف ہے۔ کونسل کے بیشتر ارکان اپنی دوست لڑکیوں کے لئے مکان بنوا رہے ہیں۔ اور اپنی تنخواہیں اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کی بجائے ان لڑکیوں پر صرف کر رہے ہیں۔ یہ کونسل دو سال قبل قائم کی گئی تھی اس نے ایک مسجد کی تعمیر کا منصوبہ بنایا تھا۔ اس پر تین کروڑ پچاس ہزار شلنگ (اکیس لاکھ پونڈ) کے اخراجات کرنے پر مسلسل نکتہ چینی کی جا رہی ہے۔

(نوائے وقت ۵ر دسمبر ۷۴ء ص۹)
روزنامہ "مساوات" لاہور ۵ر دسمبر ۷۴ء ص۶)

• سوا چوراسی لاکھ گھنٹے ضائع

اسلام آباد ۴ر دسمبر۔ پاکستان میں ۱۹۷۳-۷۴ء کے دوران صنعتی اداروں میں قانونی و غیر قانونی ہڑتالوں اور تالہ بندیوں کے باعث ۸۴ لاکھ ۳۱ ہزار گھنٹے ضائع ہوئے یہ بات وفاقی وزیر محنت و صحت خورشید حسن میر نے آج سینیٹ کو وقفہ سوالات کے دوران بتائی۔ وہ کونسل مسلم لیگ کے سینیٹر خواجہ محمد صفدر کے ایک سوال کا جواب دے رہے تھے۔ وزیر محنت نے بتایا کہ ۱۹۷۳-۷۴ء کے درمیان ۱۳۳ ہڑتالیں ہوئیں۔ ان میں دو لاکھ ستائیس ہزار نو سو چھیاسی مزدور ملوث ہوئے اور تین لاکھ ۲۱ ہزار ۸۰۸ گھنٹوں کا نقصان ہوا۔ انہوں نے بتایا کہ ان ہڑتالوں اور تالہ بندیوں میں کل دو لاکھ ۳۲ ہزار ایک سو پینسٹھ مزدوروں نے حصہ لیا اور ان میں کل چوراسی لاکھ اکتیس ہزار چار سو آٹھ گھنٹوں کا نقصان ہوا۔

(مساوات ۵ر دسمبر ۷۴ء ص۶)

جلسہ سالانہ ۱۹۷۴ء پر جماعتی ملاقات کا پروگرام

تاریخ	وقت	نام جماعتہائے	عرصہ ملاقات
۲۶/۱۲/۷۴ جمعرات	۸-۰۰ صبح	لاہور شہر و ضلع	۶۰ منٹ
		کیمبلپور شہر و ضلع	۵ 〃
〃	۷-۳۰ شام	گجرات شہر و ضلع	۴۰ 〃
		میانوالی شہر و ضلع	۵ 〃
		پشاور و ڈیرہ اسمٰعیل خاں ڈویژنز	۳۰ 〃
		جہلم شہر و ضلع	۱۰ 〃
		ڈیرہ غازیخان شہر و ضلع	۱۰ 〃
		ساہیوال شہر و ضلع	۳۰ 〃
۲۷/۱۲/۷۴ جمعہ	۸-۰۰ صبح	ملتان شہر و ضلع	۴۰ 〃
		راولپنڈی شہر و ضلع	۴۵ 〃
〃	۷-۳۰ شام	سیالکوٹ شہر و ضلع	۱۰۰ 〃
		گوجرانوالہ شہر و ضلع	۴۵ 〃
۲۸/۱۲/۷۴ ہفتہ	۸-۰۰ صبح	حیدرآباد و خیرپور ڈویژنز	۵۰ 〃
		شیخوپورہ شہر و ضلع	۴۵ 〃
		آزاد کشمیر	۱۰ 〃
〃	۷-۳۰ شام	کوئٹہ بلوچستان	۱۵ 〃
		بہاولپور ڈویژن ہر سہ اضلاع	۳۵ 〃
		جھنگ شہر و ضلع	۲۰ 〃
		کراچی	۳۰ 〃
		مظفرگڑھ شہر و ضلع	۱۰ 〃
۲۹/۱۲/۷۴ اتوار	۹-۰۰ صبح	سرگودہا شہر و ضلع	۴۰ 〃
		لائلپور شہر و ضلع	۶۰ 〃
		بیرون ممالک	۱۵ 〃

(پرائیویٹ سیکرٹری)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴